22 RULES OF MONEY

دولت کے
22 اصول!

Author :
Malik Mehran Nandla
ملک مہران نانڈلہ

زندگی کی تیز دوڑ میں سب ہی پیسہ کمانے کی دُھن میں سرپٹ بھاگ رہے ہیں۔

پیسہ کیا ہے ؟

ہماری زندگی کی بہت اہم ضرورت ہے کہ جس کے بنا دنیا میں جیناایک مشکل ترین کام ہے۔

یہاں میں آپ کے ساتھ کمائے گئے پیسے کے متعلق چند اصول شیئر کروں گا، جو کہ آپ کے لیے بہت فائدہ مند رہیں گے۔

چلیں شروع کرتے ہیں۔

اصول نمبر 1 : اپنی آمدنی کو اس فارمولے کے مطابق 3 حصوں میں تقسیم کریں۔ 70/20/10

فرض کر لیجیے کہ آپ ماہانہ ایک لاکھ روپیہ کماتے ہیں۔ اب آپ کا اس پیسےکو خرچ کرنے کا کیا فارمولہ ہونا چاہیے ۔ یہ اصول اِس کا تعین کر کے دے گا۔

آپ کے روز مرہ کے اور ماہانہ جتنے بھی اخراجات ہیں یعنی کہ آپ کے تمام تر بِلز، گروسری ،بچوں کے تعلیمی اخراجات ، میڈیکل، پیٹرول ، سیر و تفریح ، ملنا ملانا ، دوست احباب کو گفٹس کی لین دین، الغرض کہ آپ نے اپنے مہینے اور روزانہ کے تمام تر اخراجات اپنی آمدن کے

70 فیصد میں سے ہی استعمال کرنے ہیں اپ کو اپنے خراجات ایسےہینڈل کرنے ہوں گے کہ وہ آپ کی آمدن کے ستر فیصد سے تجاوز نہ کریں۔

اب آتے ہیں آپ کی آمدن کے دوسرے بیس فیصد کی طرف۔

آپ کے روز مرہ کےاخراجات میں آپ کی کمائی کا ایک بڑا حصہ صَرف ہورہا ہے تو اب آپ کو کچھ بچت کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے۔ تو اس اصول کا دوسرا حصہ 20 فیصد آپ نے لگانا ہے کسی بھی قسم کی انویسمنٹ میں۔

انسان کو آنے والےحالات کے لیے خود کو تیار رکھنا ہوتا ہے۔ حال کے ساتھ مستقبل بھی محفوظ بنانا ہوتا ہے۔ آج آپ اپنے زورِ بازو سے جو کما رہے ہیں کل گزرتے وقت کے ساتھ یہ توانائی برقرار نہیں رہتی انسان پر بڑھاپا بھی آتا ہے لہذا ابھی کا کمایا پیسہ ، آپ چاہیں تو آنے والے کل کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے انویسٹ کر سکتے ہیں۔

اُتار چڑھاؤ زندگی کا حصہ ہیں۔

لہذا دانش مندی کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ اپنی ہر سیلری یا آمدن میں سے 20 فیصد پیسہ کہیں انویسٹ ضرور کریں ۔ وہ انویسٹمنٹ کس بھی صورت ہوسکتی ہے۔ کاروبار میں سرمایہ کاری کی صورت، بانڈز ، پلاٹس یا گولڈ یہ آپ کی چوائس ہے کہ آپ اپنے مستقبل کو محفوظ بنانےکے لیے کیسے اور کہاں یہ بیس فیصد محفوظ کرتے ہیں۔

اب یہ آپ کے اوپر ہے کہ آپ کس سمجھداری سے کام لیتے ہیں۔

اس اصول کا تیسرا حصہ ہے 10 فیصد۔

اس دس فیصد کو آپ نے خرچ کرنا ہے خیراتی کاموں میں یعنی کے چیریٹی میں۔

بیشک آپ کی کمائی میں مستحقین کا بھی حصہ ہے اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس حصے کو کس طرح فلاحی کاموں میں ڈونیٹ کرتے ہیں۔

اس کی کوئی بھی صورت ہو سکتی ہےیہ آپ کی خوشی اور مرضی پر منحصر ہے کہ کس طرح اور کہاں یہ پیسہ آپ نے چیریٹی میں استعمال کرنا ہے۔

مساجد میں ، کسی کو راشن سے مدد کر سکتے ہیں ، مستحقین افراد یا ایسے بچے جن کا کوئی کفیل نہ ہو ان کی تعلیم پر آپ اس دس فیصد کو خرچ کر سکتے ہیں۔

اصول نمبر 2 : کوئی بھی چیز خریدنے سے پہلے اسےعارضی طور پر یا کرایہ پر لے کر استعمال کریں۔

ہزاروں سال سے انسان کی فطرت رہی ہے کہ وہ آسائش کی تلاش میں رہا ہے۔ ایسے ہی اکثر ہمارا بھی دل کرتا ہے کہ یہ چیز بھی لے لیں اور وہ چیز بھی لے لیں۔

لیکن ان میں سے اکثر چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کی ہمیں ضرورت بالکل نہیں ہوتی بلکہ ہم صرف شوق یا پھر دیکھا دیکھی پر لیتے ہیں۔

جب آپ یہ چیز کرایہ یا عارضی طور پر لے کر استعمال کریں گے تو بہت ساری اشیاء کا شوق چند دن میں ہی ختم ہو جائے گا اور آپ کا وہ چیز خریدنے کا دل نہیں کرے گا۔

اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ صرف وہی چیزیں خریدیں گے جو واقعی آپ کو لمبے عرصے کے لیے ضرورت ہوں گی اور آپ کے بہت سے پیسے ضائع ہونے سے بچ جائیں گے۔

اصول نمبر 3 : اگر آپ کے پاس کیش موجود نہ ہو تو ادھار پر کوئی چیز نہ خریدیں۔

دو طریقوں سے آپ کوئی چیز خریدتے ہیں ایک کیش جو کہ آپ کے ہاتھ میں ہو اور دوسرا کریڈٹ کارڈز لون کے ذریعے یا کسی شخص سے ادھار کے ذریعے۔

اگر آپ کوئی بڑی چیز خریدنے کا ارادہ کرتے ہیں لیکن آپ کے پاس کیش ان ہینڈ موجود نہیں ہے تو آپ کبھی بھی ادھار جیسے کہ کریڈٹ کارڈز پر وہ چیز نہ خریدیں جیسے کہ گاڑی ،گھر ،فرنیچر ،ہوم تھیٹر یا کوئی اور مہنگی چیز۔

اگر آپ کیش کی قلت کا شکار ہیں تو آپ یہ چیزیں کریڈٹ کارڈز کے ذریعے ہرگز نہیں خریدیں اور نہ ہی کسی سےادھار پیسے لے کر ایسی خواہشات کی تکمیل کریں کیوں کہ آپ مقروض ہوجائیں گے جو کہ آپ کے لیے پریشانی کا باعث بنے گا ۔

جو رقم آپکی ملکیت ہے اُسی میں ضروریات زندگی کی اشیاء خریدنا عقل مندی ہے۔ کریڈٹ کارڈ کی limit تجاوز کرنے کی صورت میں آپ کو کم سے کم بیس فیصد انٹرسٹ ادا کرنا پڑتا ہے جو کہ ایک طریقے سے آپ کے پیسے کا نقصان ہے اور جب قرض پر سود چڑھنا شروع ہوجائے تو اس سے جان چھڑانا آسان نہیں۔

ادھار خریداری ایک طریقے کا بوجھ ہے۔جس سے نہ صرف آپ کا بجٹ خراب ہوتا ہے۔ بلکہ آپ کا ذہنی سکون بھی متاثر ہوتا ہے۔

آپ کی آگے آنے والی آمدنی آج کے اخراجات کے بجائے پچھلے ادھار چُکانے کی نظر ہوجائے گی ۔ اور ادھار چکانے تک کا عرصہ آپ پر قرض کا بوجھ آپ کو پریشان رکھے گا۔

ہماری زندگی میں کچھ چیزوں کا تعلق ہماری بنیادی ضرورتوں سے ہوتا ہے جن پر لازمی آپ نے خرچہ کرنا ہی ہوتا ہے۔

جیسے ماہانہ بجلی پانی گیس بلز ، ماہانہ راشن ، تعلیمی اخراجات، میڈیکل کے اخراجات ، ذاتی اخراجات (جو آپ اپنی ذات پر خرچ کرتے ہوں) ان خرچوں کو آپ کنٹرول تو کر سکتے ہیں لیکن اپنی لائف سے ختم نہیں کر سکتے ان کے برعکس کچھ چیزیں محض ہماری نفسانی خواہشات

ہوتی ہیں، ہمارے دل کی خواہشات پر مبنی ہوتی ہیں جن کے بناء آپ گزارا کر بھی سکتے ہیں اگر آپ اپنے نفس پر قابو رکھیں اور اُدھار کے جھنجھٹ میں پڑنے سے خود کو ہر ممکن بچائیں۔

انسان کو اپنا مزاج ایسا بنانا چاہیے کہ وہ ان معاملات میں اپنے نفس کا غلام بننے کے بجائے میانہ روی کا راستہ اختیار کرے۔ کیوں کہ قرض اور ادھار کی پریشانی آپ پر جب تک مسلط رہے گی آپ پُرسکون ہو کر اپنے کام پر دھیان نہیں دے سکیں گے۔

لیکن جب تک آپ کا ذہن اس قسم کی پریشانیوں سے آزاد رہے گا تو اِس کا اثر آپ کے کام پر اچھا پڑےگا اور آپ فریش مائنڈ کے ساتھ اور زیادہ لگن اور محنت سے اپنے کام پر فوکس کریں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ ایک دن اتنے کامیاب ہوجائیں کہ آپ کے لیے اپنی جائز خواہشات کی تکمیل نہایت ہی آسان ہوجائے۔

اصول نمبر 4 : کبھی بھی چھ ماہ سے زیادہ نقد رقم اپنے پاس نہ رکھیں۔

اس سے مراد یہ ہے کہ پیسہ چھ ماہ سے زیادہ بے مقصد اپنے پاس جمع نہیں رہنے دیں۔ سیونگ اکاو نٹس کی صورت جو کہ آپ کو کسی قسم کا فائدہ نہ دے رہا ہو اور صرف جمع کر کے رکھا ہو یا پھر انتہائی کم منافع دے رہے ہوں۔

یعنی کہ صرف پیسے پہ پیسہ جمع کرتے جانا ہی عقل مندی نہیں کہ سالھا سال آپ انتھک محنت کر کے پیسے کما رہے ہیں اور بینک اکاؤنٹس میں صرف کیش کی صورت پیسے جمع کیے جا رہے ہیں۔ یہ اصول آپ کو ایسا کرنے سے باز رکھ رہا ہے کہ آپ اپنا کمایا پیسہ 6 ماہ سے زیادہ نقد

رقم کی صورت بالکل بھی جمع کرکے نہ چھوڑیں بلکہ اس سے بہتر ہے کہ آپ اس پیسے سے سرمایہ کاری کرلیں۔

آپ اپنے پیسے کو کسی بھی بزنس میں لگا سکتے ہیں جس سے آپ کا پیسہ دوگنا ہوگا اور اس سے آپ کو فائدہ بھی ہوگا اور آپ کا پیسہ بینک اکاونٹس میں بے مقصد پڑے رہنےکے بجائے آپ کی اس سرمایہ کاری کے ذریعےبڑھے گا اور آپ کو بینک میں صرف کیش کی صورت رکھےرہنے کے بجائے فائدہ دے گا۔

بزنس میں انویسٹ کرنے کے علاوہ آپ بانڈ بھی خرید سکتے ہیں یا اپنے جمع شدہ پیسے سے گولڈ کی خریداری بھی کر سکتے ہیں ۔ کیوں کہ گزرتے وقت کےساتھ سونےکی قیمت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ سونا خریدنا ایک بہترین سیونگ ہے ۔

نہ صرف سیونگ بلکہ فائدہ مند انوسٹمنٹ بھی ہے۔

آپ کوئی زمین یا پلاٹ خرید سکتے ہیں۔ دیکھ بھال اور مکمل جانچ پڑتال کے بعد خریدی گئ پراپرٹی آپ کے لیے سود مند ثابت ہو سکتی ہے۔ کیوں کہ گزرتے وقت کے ساتھ زمین کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

آج کل پراپرٹی ڈیلینگ کا کاروبار عروج پر ہے۔ لوگ مختلف قسم کے ہاؤس بلڈنگ پراجکٹس ، ہاؤسنگ سوسائٹیز اور پلاٹس وغیرہ میں اپنی رقم سرمایہ کر سکتے ہیں۔

آپ کچھ مدت تک بچت کے پیسوں سے کوئی گھر یا دکان خرید کر اسے کرایہ پر دے سکتے ہیں یہ سب سے محفوظ انویسٹمنٹ کا طریقہ ہے۔

آپ اپنی سیونگ سے گاڑیاں خرید کر ان کو مختلف Car ride business میں بھی لگا سکتے ہیں۔آج کل اس کا رجحان اور ضرورت بہت بڑھ چُکی ہے۔

آپ صرف کیش جمع کرنے کے بجائے اپنے پیسے کو اِس طریقے سے اپنے لیے زیادہ کار آمد بنا سکتے ہیں اسلیے آپ بینک اکاونٹس میں چھ ماہ سے زیادہ کیش کی صورت اپنی آمدنی نہ چھوڑیں بلکہ پیسہ جمع کرکے رکھنے کے بجائے اس کو کہیں انویسٹ ضرور کریں اور اپنے آج کے ساتھ ساتھ اپنا آنے والا کل بھی secure بنائیں۔

جب آپ بچت کرکےپیسہ جمع کرتے ہیں تو عام طور پر آپ کسی بھی ضرورت میں اپنی تمام سیونگ گنوا بیٹھتے ہیں۔

اس کے برعکس جب آپ اپنی بچت کے پیسوں سے سرمایہ کاری کرتے ہیں تو آپ کا پیسہ دوگنا ہوتا ہے وقت کے ساتھ ساتھ آپ کو منافع بھی فراہم کرتا ہے اور محفوظ کا محفوظ بھی رہتا ہے۔

اصول نمبر 5 : پیسہ ضائع نہ کریں۔

پیسہ کمانا اتنا مشکل نہیں جتنا اسے دانشمندی سے خرچ کرنا ہے۔

اسی طرح سے پیسہ خرچ کرنا آسان ہے

بہ نسبت بچت کرنے کے۔

یقین جانیے کہ پیسے درختوں پہ نہیں اُگتے بلکہ مہنگائی کے اِس دور میں پیسہ کمانے میں آپ کے دن کے کئی کئی گھنٹے لگتے ہیں۔ پیسہ کمانے کے پیچھے آپ کی محنت اور وقت صَرف ہوتا ہے اسلیے اس کو بے جا ضائع کرنا درست نہیں۔

بیشک اکثر چیزوں کو خریدنے سے انسان کو خوشی ملتی ہے لیکن وہ خرچ بے مقصد اشیإ کے بجائے کار آمد اشیإ پر ہونا چاہیے نہ کہ غیر ضروری چیزوں پر۔

فضول خرچی بعد کی پریشانی کا باعث بنتی ہے اسی لیے آپ کو پیسہ درست طریقے سے استعمال کرنے کے اصولوں پر غور کرنا چاہیے۔

بلا ضرورت شاپنگ سے گریز کریں۔ بالخصوص آملائن شاپنگ جہاں دھوکہ زیادہ ہے، کبھی بھی وہ چیز نہ خریدیں جس کی آپ کو بالکل بھی ضرورت نہ ہو۔

صرف خوشی کی خاطر فضول خرچی کرنا درست بات نہیں۔

روز مرہ کی زندگی میں کس طرح ہم پیسے کا ضیاع ہونے سے روک سکتے ہیں۔

بجلی پانی ، گیس اور دیگر اشیا کے استعمال میں احتیاط سے کام لینا چاہیے کیوں کہ ان کے ضیاع میں آپ کے پیسے کا بھی ضیاع ہوگا۔

مثال کے طور پر گھر اور دفاتر میں ہم بجلی کےاستمال میں احتیاط کر سکتے ہیں کہ جو جگہ یا کمرہ آپ کے استمال میں نہ ہو وہاں کی بجلی بند رکھیں۔

پانی کے معاملے میں بھی ہماری معمولی سی احتیاط پانی ضائع ہونے سے بچا سکتی ہے۔

آپ صبح اٹھ کر دانت مانجھتے ہیں اِس دوران آپ پانی کا نلکہ کُھلا رکھنے کے بجائے بند کر کے اس پانی کو ضائع ہونے سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

یہ ہی احتیاط پانی کے دیگر استعمال کے وقت بھی با آسانی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔

گھر پر کھانے پینے کی اشیاء کے استعمال میں احتیاط سے کام لیں کیوں کہ ماہانہ ایک بڑی رقم ہماری گروسری شاپنگ میں خرچ ہوتی ہے۔ غیر ضروری اشیاء یا وہ اشیاء جو کچن میں پہلےسے موجود ہوں ان کی خریداری میں دھیان سے کام لیں۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ گروسری شاپنگ اسٹورز کے قیام کے بعد سے ہم ماہانہ گروسری کی شاپنگ میں اکثر فضول خرچی کر جاتے ہیں کیوں کہ استعمال کی تمام تر اشیاء کچھ اس طریقے سے ہمارے ہاتھ بھر کے فاصلے پر ہوتی ہیں جو کہ بظاہر دیکھنے میں ہمیں بہت ضروری لگتی ہیں لیکن غیر ضروری ہوتی ہیں۔ اور ہم بے مقصد سامان کی ٹرالی بھر رہے ہوتے ہیں۔

گھر لاکر معلوم ہوتا ہے کہ اس میں سے کئ اشیا ۔کچن میں پہلے سے موجود ہوتی ہیں ، اس صورتِ حال میں آپ پیسہ ضائع ہونے سے اس طرح بچا سکتے ہیں کہ گروسری شاپنگ پہ جانے سےپہلے ضروری سامان کی فہرست تیار کر لی جائے اور اُس کے مطابق خریداری کی جائے۔

عقل مندی کا تقاضہ یہ ہے کہ پیسہ ضائع نہ کیا جائۓ۔ بلکہ اس کی قدر کی جائۓ اسے غیر ضروی اور بے مقصد استعمال نہ کیا جائۓ۔ پیسے کو انویسٹ کریں ، خرچ کریں لیکن ضائع کبھی نہ کریں۔

اصول نمبر 6 : جذبات کی بنیاد پر پیسہ خرچ نہ کریں۔

فرض کریں کے آپ کسی چیز سے ایموشنلی اٹیچ ہیں صرف اِن جذبات کی بنیاد پر وہ چیز نہ خریدیں ۔

اس کی مثال یہ ہے کہ آپ کا بچہ آپ سے مہنگی چیز لینےکی ضد کر رہا ہے اور وہ اس کے لیے کار آمد بھی نہیں ہے تو صرف اسلیے اس کو وہ چیز خرید کر نہ دیں کہ اس کے رونے سے آپ

emotionaly blackmale ہورہے ہیں یا آپ اپنے بچے سے جذباتی طور پر وابستہ ہیں اور آپ اُس کو روتا دیکھ نہیں پا رہے اسلیے اس کو وہ چیز لیں دیں ایسا کبھی نہ کریں۔ اس کا فائدہ آپ کے پیسے اور پچے کی تربیت دونوں کو ہوگا۔ آپ کہ اولاد میں بھی چھوٹی عمر سے پیسے کی قدر اور اپنی ضروریات کا احساس پیدا ہوگا۔

بہت سی چیزوں سے دِلی وابستگی ہوتی ہے

لیکن حقیقت میں ہمیں ان کی بالکل ضرورت نہیں ہوتی۔

جذباتیت کے بجائے لاجک کی بنیاد پر چیزیں خریدیں۔

اسی طرح بہت زیادہ خوشی اور دُکھ کی کیفیات ہیں ۔

جب آپ بہت زیادہ خوش ہوں تو پیسہ خرچ کرنے میں احتیاط کریں

بہت زیادہ خوشی کی کیفیت میں بزنس ڈیلز بھی avoid کرنی چاہیے ۔

اور سرمایہ کاری کے فیصلے بھی بہت زیادہ خوشی کی حالت میں کرنے سے گریز کرنا چاہیے کیوں کہ ایسے بڑے بڑے فیصلے نہایت سوچ بچار اور حساب کتاب کے بعد کیے جاتے ہیں جذبات میں نہیں۔

کیوں کہ خوشی کی حالت میں جذبات کا انصر غالب رہتا ہے اور بندہ ایسی صورتِ حال میں دماغ کے بجائے جذبات سے کام لیتے ہوئے غلط فیصلہ کر بیٹھتا ہے جس کا اُسے بعد میں نقصان کی صورت سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس کی ایک مثال ہمارے ہاں شادی بیاہ کی تقاریب میں با آسانی دیکھی جا سکتی ہے کہ کس طرح غیر ضروری رسم و رواج اور دِکھاوے کے نام پر اسراف سے کام لیا جارہا ہوتا ہے اور جذبات کی بنیاد پر پیسہ ضائع کیا جارہا ہوتا ہے۔

اس کا انجام یہ نکلتا ہے کہ چند گھنٹوں کے لیے لوگوں کی واہ واہ اور لاکھوں کروڑوں روپے کا ضیاع۔

بالکل اسی طرح جب آپ بہت دُکھی ہوں تب بھی خرچ کے معاملے میں احتیاط سے کام لیں کیوں کہ جب انسان شدید اسٹریس میں یا غمگین ہو یہ ایک قسم کے جذباتی احساسات ہیں اور ایسے میں انسان شاپنگ کے زریعے اچھا محسوس کرنےکے لیے فضول خرچی کر لیتا ہے جیسے آج کل ان چیزوں کا حصول ہم سے ایک کلک کے فاصلے پر ہے۔

بے شمار اسٹورز ، آن لائن شاپنگ غرض ہر طرح کی خریداری فون ، لیپ ٹاپ کے زریعے نہایت آسان ہے۔ لہذا ایسے موڈ میں اپنے جذبات پر قابو رکھنا ہوگا ورنہ آپ پیسے ضائع کر سکتے ہیں۔کیوں کہ آج کل آن لائن شاپنگ بھی توجہ اور وقت مانگتی ہے کہ آپ سوچ سمجھ کر درست چیز کا انتخاب کر کے اس کی مکمل جانچ پڑتال کرنےکے بعد ہی اُسے آرڈر کریں۔

لہذا جذبات کی بنیاد پر پیسہ خرچ نہ کریں۔

اصول نمبر 7 : اپنے پیسے کی سرمایہ کاری کرتے وقت اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ ضروری تدبیر/مناسب احتیاط سے کام لیں۔

اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے پیسے کو کہیں بھی انویسٹ کرتے وقت آپ کو بہت سمجھداری سے کام لینا ہے۔

کہیں بھی سرمایہ کاری کرنے سے پہلے اپ کو پورا ہوم ورک کرنا ہوگا کہ جس جگہ آپ اپنا پیسہ لگا رہے ہیں وہاں سے آپ کو کتنا فائدہ اور کتنے نقصان کے chances ہیں۔

ہمیشہ اپنے فائدہ کو مدِنظر رکھتے ہوئے پیسہ انویسٹ کریں۔ مکمل سوچ بچار کے بعد آپ سجھتے ہیں کہ اس جگہ سے آپ کا پیسہ پرافٹ کی بنیاد پر آپ کو فائدہ دے گا تب ہی انویسٹمنٹ کا فیصلہ لیں۔

مثال کے طور پر آپ کہیں زمین خرید رہے ہیں تو خریدنے سے پہلے آپ کو اس جگہ کی value اور تمام تر مکمل معلومات لینی ہوں گی کہ گزرتے وقت کے ساتھ اِس جگہ کی کیا اور کتنی قیمت ہوتی ہے اور اسکی مالیت میں اضافہ کےچانسز ہیں یا گھٹنے کے ،آپ درست فیصلہ کر رہے ہیں یا نہ نہیں۔

کہیں یہ زمین پہلے سے کسی کی ملکیت تو نہیں؟ یا اس جگہ قبضہ تو نہیں ہے؟

کسی کاروبار یا پارٹنرشپ پر پیسہ انویسٹ کرنے سے پہلے اپنی تمام تر تسلّی کرلیں۔

کیوں کہ آپ دولت کمانے اور دولت کو محفوظ کرنے کے لیے سرمایہ کاری کرتےہیں۔

سرمایہ کاری کرنے کے کئ طریقے ہیں پراپرٹی ، سونا ، بانڈز ، پارٹنرشپ بزنس ، انویسٹمنٹ۔

سرمایہ کاری کسی بھی صورت ہو سکتی ہے اپ اِن میں سے کوئی بھی آپشن چُنیں وہ آپ کی مرضی ہے ، لیکن اس کا نتیجہ ہمیشہ لگائی گئ رقم سے نفع کمانے کی صورت نکلنا چاہیے اور یہ اس ہی صورت میں ممکن ہے جب آپ محتاط طریقے سے سرمایہ کاری کریں۔

اگر سرمایہ کاری کرنے کےحوالے سے آپ تذبذب کا شکار ہیں کہ آپ کے پاس جتنی رقم موجود ہے اُس میں سے کتنی اور کہاں رقم سرمایہ کریں اگر آپ بہتر فیصلہ نہیں کر پا رہے تو آپ کسی ماہر سرمایہ دار سے مشورہ کر سکتے ہیں۔

ملکی حالات کو مدِ نظر رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ روپیہ کے اُتار چڑھاؤ ، سیاسی معاملات، قدرتی آفات کے خطرات پر بھی آپ کا دھیان ہونا چاہیے۔

جیسے کہ سردی گرمی مون سون ان تمام موسموں کے معاملات پر بھی آپ نے توجہ دینی ہے کہ کس موسم میں کس چیز کی ڈیمانڈ زیادہ ہوتی ہے اور کونسا موسم کس چیز کی خرید و فروخت کے لیے مناسب ہے۔

جیسے عید تہوار کے خاص مواقع آتے ہیں اُن میں کچھ آئٹمز کی مانگ میں بہت اضافہ ہوجاتا ہے اور کچھ اشیاء کی مانگ بالکل ختم ہوجاتی ہے لہذا اگر آپ اس سیزن سے جُڑی اشیاء پر سرمایہ کاری کرتے ہیں تو آپ ان معاملات پر کڑی نگرانی رکھیں تاکہ آپ کی رقم کا آپ کو بہترین فائدہ حاصل ہو۔

مارکیٹ کی صورتِ حال کا جائزہ یعنی کہ جدھر آپ سرمایہ کاری کر رہے ہیں اُس کی مارکیٹ کی موجودہ صورتِ حال کے بارے میں آپ کو مکمل تفصیلات معلوم ہونی چاہئیں۔

یہ تھیں وہ احتیاطی تدابیر جن کے بارے میں اپنے پیسے کی سرمایہ کاری کرنے سے پہلے آپ کو دھیان رکھنا ہے۔

اصول نمبر8 : جب آپ کچھ خریدیں تو اپنی آنے والی چار نسلوں کو دھیان میں رکھ کر اس چیز پر پیسہ خرچ کریں۔

آج ہم ایسی بہت سی انویسٹمنٹس کر سکتے ہیں جو ہمارا آج سنوارنے کے ساتھ ساتھ ہماری آنے والی چار نسلوں کے لیے بھی فائدہ مند ہو سکتی ہیں۔

آج میں رہتے ہوئے اگر آپ چاہیں تو آپ اپنے ساتھ ساتھ اپنی آنے والی جنریشنس کا مستقبل بھی محفوظ بنا سکتے ہیں۔

فرض کریں کہ آج آپ ایک کامیاب بزنس چلا رہے ہیں یا آپ کے پاس بہت عمدہ نوکری ہے۔

تو کیوں نہ اپنی آج کی اس بہترین آمدنی سے کچھ ایسا کریں کہ جسکا فائدہ آپ کی آنے والی اولادیں بھی اٹھائیں۔

مثال کے طور پر میرے پاس Rolex گھڑی ہے جو میں استعمال کر کے کل اپنے بیٹے کو دے سکتا ہوں اور وہ آگے اپنے بیٹے کو۔

یہ فائدہ نسل در نسل منتقل ہوگا۔

اس کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں۔

آج آپ اپنے لیے گھر بناتے ہیں اس کی بناوٹ میں استعمال ہونے والا مٹیریل آپ بہترین سے بہترین کوالٹی کا استعمال کرتے ہیں اور ہر گزرتے سال اُس کی تزین و آرائش رنگ و روغن اور مرمت پر توجہ دیتے رہتے ہیں تو یہ آج آپ کے اور آنےوالے وقتوں میں آپ کی اولادوں کے لیے بھی مضبوط سائبان کا کام دےگا۔

اس کے ساتھ ساتھ کسی بھی قسم کی Rental property جو آپ کو ماہانہ آمدن بھی فراہم کرے گی اور گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ اُس کی قیمت میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ یہ رینٹل پراپرٹی آپ کے آنے والی نسلوں کے لیے بھی محفوظ رہے گی اور وقت کے ساتھ ساتھ نفع دیتی رہے ۔ آپ کو بھی فائدہ دے اور آپ کے بعد آپ کے بیٹے اس کے بعد اس کے بیٹے تک منتقل ہوتی رہے۔

اس کے علاوہ گولڈ بھی اس سلسلے میں فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے۔ اعلی کوالٹی کا ملاوٹ سے پاک سونا خریدیں اور اس کا فائدہ آپ ک آنے والی نسلیں بھی اٹھائیں گی جو کہ خاندانی زیور کی صورت نسل در نسل منتقل ہوتا ہے۔

آج آپ کے استعمال میں ہے اور آنے والوں وقتوں میں آپ کی آنے والی جینریشنز کے استمال میں بھی ہوگا اور وقت کےساتھ ساتھ اس کی مالیت میں بھی ہوش ربا اضافہ ہوگا۔

آپ کی اولاد کو دی جانےوالی اعلی تعلیم بھی اپ کی انےوالی نسلوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگی آپ کے بچے اچھی تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوں گے آپ آج ایک پڑھا لکھا خاندان تشکیل دیں گے جو کہ تعلیم کی قدر و منزلت سےواقف ہونےکے طفیل اس زیور کو آگے اپنی اولاد میں منتقل کریں گے۔

لہذا آج اپنی اولاد کی تعلیم پر لگائی جانے والی انسویسٹمنٹ آپ کے اور آپ کے بچوں کے ساتھ آنے والی نسل کے بھی کام آئے گی۔

روز مرہ ضرورت اور استعمال کی اشیإ جیسے کہ کپڑے، کھانا، پینا یہ ایسی ضرورتیں ہیں کہ آپ کے استعمال میں ہی تمام ہوجاتی ہیں لیکن اپنے حالیہ اخراجات کے ساتھ ساتھ ایسی سرمایہ کاری بھی ضرور کریں جو آپ کے بعد آپ کی نسلوں کو بھی فائدہ دیں اسی چیزوں پر پیسہ لازمی خرچ کریں۔

اصول نمبر 9 : ہر گز ہر گز ہرگز بھی اپنے کریڈٹ کارڈ کا بیلنس زیرو پہ نہ جانے دیں۔

ہر قسم کے کریڈٹ کارڈ پہ ادھار کی ایک مقررہ Limit لازمی دی جاتی ہے۔

جیسے کہ پچاس ہزار یا ایک لاکھ ۔

آپ کبھی بھی اس لمٹ سے مکمل exceed نہ کریں، یعنی کہ بینک کی جانب سے آپ کو جو حد دی گئی ہے اُس حد سے تجاوز نہ کریں ، اس سے مراد یہ ہے کہ آپ اپنا کریڈٹ کارڈ out of balance یعنی کے صفر نہ ہونے دیں۔

کیوں کہ اس سے آپ کو صرف و صرف نقصان اٹھانا پڑے گا۔کریڈٹ کارڈز رکھنے کے جہاں فوائد ہیں وہیں نقصانات کی فہرست زیادہ طویل ہے۔

ایک بار آپ ادھار کے دلدل میں پھنس جائیں پھر نکلنا بہت مشکل ہوجاتا ہے اور انسان اس میں دھنستا چلا جاتا ہے۔

کیوں کہ ادھار (Credit) ہمیشہ اور تقریباً سب کو مہنگا ہی پڑا ہے اور پڑتا ہے ۔

آپ کا بیلنس صفر ہونے کی صورت میں بینک آپ کو بھاری انٹرسٹ چارج کرے گا ۔جو کہ کم سے کم 17 سے 20 فیصد کے درمیان ہوتا ہے اور یہ اضافی فیس کُل لاگت میں اضافہ کرتی ہے۔

اس کی آسان مثال یہ ہے کہ آپ نے کریڈٹ کارڈ پہ ایک لاکھ کی خریداری کی اور آپ بینک کی مقرر کردہ تاریخ پر اپنی رقم ادا نہ کر سکے تو آپ کو ایک لاکھ کے ساتھ کچھ اماؤنٹ انٹرسٹ فیس کی صورت بینک کو ادا کرنا ہوگاجیسے کے بیس فیصد کےحساب سے بنے بیس ہزار ، اور اس طرح یہ ہی خریداری آپ کو ایک لاکھ بیس ہزار میں پڑے گی۔ جو کہ گھاٹےکا سودا ہے۔

ان تمام اضافی اخراجات کے نقصانات سے بچنے کے لیے آپ کو مقرر کردہ تاریخوں پر خاص توجہ دینی ہوگی۔

کریڈٹ فضول خرچی کی عادت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ کریڈٹ کارڈز کی موجودگی میں بندہ نقد ادائیگی کے مقابلے میں زیادہ خرچ کردیتا ہے۔لہذا اس پر خاص دھیان دیں۔کیش

موجود ہوتو ہر ممکن کریڈٹ کارڈ کے استعمال سے گریز کریں۔کیش آپ کے ہاتھ سے جب خریداری کی ادائیگی کے لیے جاتا ہے تو آپ کی نظروں میں اماؤنٹ بہ خوبی رہتا ہے کہ آپ کتنا خرچ کر رہے ہیں لیکن جب بات کریڈٹ کارڈ کے ذریعے شاپنگ کی آتی ہے تو آپ کی نظروں سے مخصوص اماؤنٹ اوجھل رہتا ہے۔

کریڈٹ کارڈ کے حوالے سے آپ کو زیادہ ہوشیار ہونا ہوگا۔

کریڈٹ کارڈ کا بیلنس صفر ہونے کی صورت میں آپ کا کریڈٹ ریکارڈ خراب ہوتا ہے اور اس کے آپ کے بینک صارف ریکارڈ پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مستقبل میں آپ کے لیے یہ سہولت استعمال کرنا مشکل اور مہنگا ثابت ہوسکتا ہے۔

خود کو ان اِضافی چارجز کی ذد میں پھنسنے سے ہر ممکن محفوظ رکھیں۔ خریدنے کے وقت ضرورت کا تعین لازمی کریں کہ آیا جو آپ خرید رہے ہیں وہ چیز آپ کےلیے کتنی اہم اور ضروری ہےکہ آپ اُس پر اضافی چارجز بھرتے ہوئے پشیمان نہ ہوں۔

اِس دنیا میں کسی سہولت کا مُفت مِلنا قدرے ناممکن ہے حالانکہ فری کریڈٹ کارڈز بھی کچھ نہ کچھ پوشیدہ چارجز لگاتے ہیں۔ اسلیے اس طرح کے نقصانات سے خود کو بچانے کے لیے پوری کوشش کریں کہ ہرگز ہرگز بھی آپ کا کریڈٹ کارڈ out of balance یعنی کہ زیرو بیلنس نہ ہونے پائے۔

اصول نمبر 10 : کبھی بھی اپنا تمام پیسہ کسی ایک بینک اکاؤنٹ میں نہ رکھیں۔

کیش سے متعلق سروسز کے استعمال کے لیے ایک بینک اکاؤنٹ رکھنا کبھی بھی درست فیصلہ ثابت نہیں ہوتا۔

اگر آپ اپنا پیسہ ایک سے زیادہ اکاؤنٹس میں بانٹ کر رکھیں گے اور اگر کبھی آپ پر خدانخواستہ مشکل وقت آتا ہے اور آپ کا ایک اکاؤنٹ اگرچہ خالی بھی ہوتا ہے ، آپ کے دیگر بینک اکاؤنٹس میں موجود رقم آپ کو سنبھال لے گی۔ آپ کی پریشانی میں آپ کے لیے معاون ثابت ہوگی۔

مثال کے طور پر اگر آپ کے پاس پچاس لاکھ روپے ہیں آپ اِن کو اپنے مختلف بینک اکاؤنٹس میں بانٹ دیں ۔

ایک سے زائد بینک اکاؤنٹس کا یہ بھی فائدہ ہے کہ آپ علیحدہ علیحدہ اپنےاخراجات کو Manage کر سکتے ہیں۔ جیسے کہ گھریلو اخراجات کو چلانےکے لیے الگ اکاؤنٹ اور آپ کے کاروباری معاملات اور لین دین کا کام آپ علیحدہ اکاؤنٹ سے انجام دیں۔

اگر آپ اپنی تمام آمدن ایک ہی بینک اکاؤنٹ میں رکھیں گے اُس سے آپ کو سکون ملتا رہے گا کہ واہ میرے پاس تو بہت دولت موجود ہے اور مجھے مزید محنت کی خاص ضرورت نہیں، یہ تسلّی آپ کو محنت کرنے کے معاملے میں سست بنا دے گی ،آپ کو اپنا تمام پیسہ کافی لگے گا اور آپ کُھلے ہاتھ سے خرچ کرنے لگیں گے۔

اس کے برعکس آپ یہ ہی پیسہ مختلف بینک اکاؤنٹس میں بانٹ کر رکھیں گے تو آپ اس منفی ریلیف سے آزاد رہیں گے اور مزید محنت اور پیسہ کمانے پر آپ کا فوکس زیادہ رہے گا۔

بچت کے حوالے سے بھی multiple بینک اکاؤنٹس فائدہ مند ثابت ہوتا ہے کہ اگر آپ اپنی آمدن میں سے 20 سے 30 فیصد کسی دوسرے اکاؤنٹ میں رکھ دیں اور ایک بینک اکاؤنٹ میں موجود آمدن آپ اپنے اخراجات پر لگاتے رہیں اُس کے کم ہونے کی صورت آپ کو اپنے جانے والے پیسے کے بارے میں فکر رہے گی کہ کتنا پیسہ خرچ ہورہا اور آپ کے کتنے اخراجات ہیں لہذا مزید محنت کی جائے اور کام کے معاملے میں سستی نہ دکھائی جائے ورنہ اخراجات سنبھالنا مشکل ہوجائے گا۔

یہ آپ کے پیسوں کی انویسٹمنٹ میں کار آمد ثابت ہوگا اور آپ کا پیسہ Save رہے گا۔ ایک اکاؤنٹ سے آپ خرچےکر رہے ہیں تو کہیں نہ کہیں multiple بینک اکاؤنٹس میں رقم کی موجودگی سے آپ کی رقم کے کچھ حصے کی لازمی بچت ہوگی۔

اس کے علاوہ بھی اِس اصول کے دیگر فوائد ہیں۔

ایک سے زائد بینک اکاؤنٹ ہولڈرز کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ آپ کے پاس ایک سے زیادہ بینک کے Debit cards ہوتے ہیں، مختلف برینڈز مختلف بینکوں پر کچھ فیصد ڈسکاؤنٹ دیتی ہیں۔ جیسے کہ clothing brands ، مختلف بیکریز اور وغیرہ وغیرہ۔

ان بینک کارڈز کے ذریعے خریداری کرنے کی صورت میں آپ کو اس طرح کی بچت سہولیات مفت میں ملتی ہیں جس سے آپ کےپیسے کی بچت ہوتی ہے۔

بینک میں رکھے پیسے کی حفاظت بینک کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ یعنی کہ کسی قسم کے scamm یا فراڈ کی صورت بینک آپ کی رقم کے حوالے سے آپ کو جواب دہ ہوگا اور ایسے کسی حادثےکی صورت آپ کا نقصان بینک بھرے گا۔

اصول نمبر 11 : اپنی ساری رقم کبھی بھی کسی ایک سرمایہ کاری میں نہ لگائیں۔

اپنے پیسے کو مختلف قسم کے اثاثوں اور جغرافیائی لحاظ سے مختلف علاقوں میں پھیلانے کا مطلب ہے کہ آپ کسی ایک قسم کی سرمایہ کاری یا علاقے پر انحصار نہیں کریں گے بلکہ آپ کے پاس متعدد ذرائع آمند ہوں گے۔

اس سے مراد یہ ہے کہ اپنی تمام تر جمع پونجی کبھی بھی کسی ایک جگہ انویسٹ نہیں کریں۔ اس کے بجائے متعدد کمپنیوں میں سرمایہ کاری کرنا آپ کے لیے زیادہ فائدہ مند اور محفوظ فیصلہ ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ آپ کو نقصان کا سامنا کرنا پڑتا بھی ہے تو آپ کی تمام کی تمام رقم نہیں ڈوبے گی بلکہ multiple جگہ انویسٹمنٹ سے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک جگہ سے اگر نقصان ہو بھی گیا تو دیگر انوسیٹمنٹس آپ کو نفع دے رہی ہوں گی۔

آپ Out of cash نہیں ہوں گے۔

اور اس طرح آپ کسی ایک سرمایہ سے ہونے والے نقصان کا ازالہ باآسانی کر سکیں گے۔

آپ سرمایہ کاری شروع کریں تو یہ بہتر ہوگا کہ چھوٹی رقم سے شروع کریں۔

سرمایہ کاری آپ کے مال کو بڑھانے اور اپ کے مالی مستقبل کو بہترین بنانےکا نہایت دلچسپ طریقہ ہے۔

اس طریقے سے آپ کو تجربہ بھی حاصل ہوگا اور اگرچہ نقصان بھی ہوتا ہے تو زیادہ بڑی رقم کا نقصان نہیں اُٹھانا پڑے گا۔

جہاں پیسہ لگا رہے ہوں اس کے بارے میں ہمیشہ مکمل سوچ بچار کریں ، کامیبات افراد سے مشورہ لیں، اُس کے بعد درست انتخاب چنیں۔ تاکہ سال بہ سال مستحکم منافع کما سکیں۔ غلط انتخاب کی صورت نقصان کا سامنا پڑ سکتاہے۔یہ جاننا کہ آپ کے مالی اہداف کیا ہیں اور آپ کس قسم کے ٹائم فریم پر سرمایہ کاری کر رہے ہیں ۔

اگر آپ اسٹاک ایکسچینج میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں کبھی بھی اپنا سو فیصد پیسہ انویسٹ نہ کریں کیوں کہ بہترین اسٹاک کمپنیوں میں بھی مسائل پیش آجاتے ہیں اور اُن کے اسٹاک میں ڈرامائی طور پر کمی واقع ہوجاتی ہے۔ وقت کےساتھ ساتھ تجربہ انسان کو بہت کچھ سکھاتا ہے ، مختلف اتارچڑھاؤ آپ کے بزنس کے تجربے میں مذید اضافہ کرتے ہیں جس کا فائدہ آپ کے ترقی کے سفر میں آپکو حاصل ہوتا ہے۔

ایک مخصوص بزنس میں اپنا تمام تر پیسہ انویسٹ کرنا خطرناک رسک ہے۔ کیوں کہ کاروباری معاملات میں نفع کےساتھ ساتھ نقصان کا اندیشہ بھی ہوسکتا ہے۔

اگرچہ آپ کو اپنے کاروبار پر مکمل اعتماد ہو لیکن پھر بھی بزنس کے حوالے سے بہت سارے معاملات ایسے ہوتے ہیں جو بالکل بھی آپ کے اختیار میں نہیں ہوتے اور اُن کو ہینڈل کرنے کے لیے آپ کو Safeside تیاری کر کے رکھنی پڑتی ہے۔ اسلیے آپ کی تمام تر دولت کسی ایک بزنس میں لگانا خطرناک بھی ثابت ہوسکتا ہے۔

انگریزی کی ایک مشہور کہاوت ہے جو ہم نے اکثر سن رکھی ہے کہ ، "Ventrue not all in one bottom" جس کا مطلب ہوتا ہے کہ ”ایک ہی ٹوکری میں سارے انڈے مت رکھو“۔

سرمایہ کاری کرتے وقت اس کہاوت کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔ آپ لازمی کامیاب ہوں گے۔

اصول نمبر 12 : کبھی اتنا خرچہ نہ کریں جو آپ کی برداشت سے باہر ہو۔

اس اصول سے مراد ہے کہ فضول خرچی سے گریز کریں۔

اس کی آسان مثال یہ ہے کہ ہمیشہ اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے چاہیے۔

جتنی آپ کی آمدنی ہو اس ہی کےحساب سے اپنےاخراجات کو بلنس رکھنا چاہیے۔

مالی اخراجات کو سنبھالنے کے معاملات میں ہم چاہیں تو بہترین حکمتِ عملی اختیار کر سکتے ہیں لیکن کبھی کبھی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ آخر کو ہیں تو انسان ہی۔

اکثر انسان جذبات میں آکر برداشت سے زیادہ اعور ضرورت سے زیادہ خرچ کر بیٹھتا ہے۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ اپنی آمدنی سے زیادہ خرچے کرتے ہیں دوسروں کو متاثر کرنے کے لیے اور جنھیں متاثر کرنےکے چکر میں خود کو پریشانی میں ڈال بیٹھتے ہیں اُن کو وہ زیادہ پسند بھی نہیں کرتے۔

ہے نا اچھنبے کی بات؟

ایسی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں کہ جس کی بنا پر آپ اپنے اخراجات محدود کرنے ہی پڑتے ہیں۔

ہوسکتا ہے آپ نے گھر خریدنا ہو یا گاڑی یا آپ کو اپنے یا اپنی اولاد کے تعلیمی اخراجات اُٹھانے ہوں یا آپ کی ریٹائرمنٹ قریب ہو۔ اور یہ تمام بڑی نوعیت کے کام آپ فضول خرچی کے دوران آسانی سے نہیں کر سکیں گا اس لیے آپ کو اسمارٹ ہو کر چلنا پڑے گا۔

آپ کی آمدنی قلیل ہو، آپ کو اس ہی کے حساب سے اپنے اخراجات Manage کرنے ہوتے ہیں۔

اگر آپ ایک دِن دولت مند ہونا چاہتے ہیں تو آپ کا اپنےاخراجات کو کنٹرول میں رکھنا بہت ضروری ہے۔

جب آپ اپنی استطاعت سے زیادہ خرچے کرلیتے ہیں اُس کا منفی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آپ مقروض ہوجاتے ہیں پھر یوں ہوتا ہے کہ روز مرہ اور ماہانہ کے اخراجات اپنی جگہ پہ ہی ہوتے ہیں اور آپ پر واجب الاداء رقم بھی چڑھ رہی ہوتی ہے اور آپ مستقل اِس پریشانی میں مبتلا

رہیں گے کہ اِس قرض کی ادائیگی بھج کرنی ہے اور ساتھ ساتھ اپنے روز مرہ کے روٹین کے اخراجات بھی چلانے ہیں۔

آپ کو لوگوں کو خوش کرنے کے لیے اپنے اخراجات بڑھانے سے گریز کرنا ہوگا۔

آج کل کی زندگی پہلے کے مقابلے میں زیادہ سوشل ہے لوگ اپنی بنیادی ضرورتوں سے زیادہ تفریحی کی چیزوں میں مشغول ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کا کافی پیسہ اس مد میں نکل جاتا ہے۔ حد سے زیادہ آؤٹنگ ، شاپنگ ، بلخصوص آن لائن شاپنگ ، ملنا ملانا، دوست احباب کے ساتھ ہوٹلنگ مختلف کلبز کی ممبر شپز ، جمنگ ، ٹریولنگ وغیرہ ۔ اور ان تمام کا دارو مدار پیسے پر ہے۔

آپ کو اپنی ماہانہ آمدنی کے حساب سے بجٹ تشکیل دینا ہوگا۔ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ کے اخراجات کبھی بھی آپ کی آمدنی سے تجاوز نہیں ہوں گے۔

آپ کو گھر کے کرائے سے لے کر گروسری ، تعلیمی اداروں کی فیسیں ، میڈیکل کے اخراجات الغرض مہینے کا تمام تر خرچہ نوٹ کرنا ہوگا تاکہ آپ کے سامنے کرنے والے تمام اخراجات اور آپ کی آمدنی کے نمبرز درج ہوں تاکہ آپ کے علم میں اپنے تمام اخراجات ہوں اور آپ بے فضول خرچ کرنے سے باز رہیں۔

اصول نمبر 13 : دوسروں کو متاثر کرنے کے لیے پیسے خرچ نہ کریں۔

ایک خریداری آپ کرتے ہیں اپنی ذاتی خوشی کے لیے ، کچھ آپ کی ضروریاتِ زندگی ہوتی ہیں، اس کے برعکس ایک خریداری آپ دنیا کو متاثر کرنے کے لیے کر رہے ہیں یہ اصول آپ کو ایسا کرنے سے روکے گا کہ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو برائے مہربانی ایسا ہرگز نہ کریں۔

ایک ٹرانسپورٹ آپ کی ضرورت ہے اور دوسری طرف لگژریز گاڑیاں موجود ہیں جن کے استعمال سے سوسائٹی کے لوگ آپ سے متاثر ہوں گے اور دوسری جانب حقیقت اگر یہ ہے کہ آپ اسے چند بار استعمال کرکے بھول جاتے ہیں اور اب وہ آپ کے گھر کے گیراج میں کھڑی گَرد آلود ہو رہی ہے ، یہ پیسے کا ضیاع ہے۔

نئی گاڑیاں ، جدید اسمارٹ فون ، مہنگے جوتے ، کپڑے ہینڈ بیگز ، کھلونے وغیرہ آج آپ دوست احباب کو متاثر کرنے کے لیے خرید رہے ہیں ، اِن اشیاء کی قیمت گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ گِرتی جائے گی لیکن اس کے برعکس یہ ہی پیسہ آپ کے بینک اکاؤنٹس میں یا کسی سرمایہ کاری میں لگا ہوگا تو وقت کے ساتھ ساتھ آپ کو منافع دیتا جائے گا بیکار نہیں جائے گا۔

آج کل سادگی کا زمانہ پہلے جیسا نہیں رہا مختلف نت نئے برینڈز ، مہنگے مہنگے اسٹورز ، شاپنگ مالز موجود ہیں جہاں نمود و نمائش کا سامان زیادہ ہے ۔

اگر آپ مہنگی اشیاء باآسانی افورڈ کر سکتے ہیں اور وہ آپ کی ضرورت بھی ہیں اس میں آپ کا نقصان نہیں لیکن آپ دکھاوے اور محض سوشل symbol بننے کے چکر میں ایسا کررہے ہیں تو یہ آپ کی دولت کو نقصان پہنچائے گا۔ آج آپ یہ غیر ضروری اخراجات سب کو متاثر کرنے کے لیےکر رہے ہیں یہ محض آپ کا وہم ہے ، حقیقت میں دوسروں کو اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کیا اور کیوں خرچ کر رہے ہیں آپ کبھی بھی سب کو خوش نہیں کر سکتے۔

کل کو آپ ریٹائر ہوتے ہیں یا کسی مالی پریشانی میں مبتلا ہوتے ہیں تو یہ پریشانی سہنی آپ کو پڑے گی اُن کو نہیں جن کو متاثر کرنےکے لیے آپ نے اپنا پیسہ ضائع کیا۔

آنے والے کل کی دِقت سے بچنے کے لیے آپ کو آج سمجھدار اور ہشیار ہونا ہوگا۔ آپ کو آج کچھ چیزوں کو ترک کرنا ہوگا اپنے مستقبل کو خوشگوار بنانے کے لیے۔

مادی املاک پر روپیہ خرچ کرنا آپ کو محض وقتی راحت دے سکتا ہے لیکن مستقبل میں یہ عادت آپ کے مالی ہدف تک پہنچنے میں بالکل بھی مددگار ثابت نہیں ہوگی اور آج اِس عادت کی وجہ سے آپ اپنے آپ کو اُس سے بھی محروم کر رہے ہیں جن چیزوں کی آپ کو واقعی ضرورت ہے۔

سچے اور مخلص دوست ، رشتہ داروں کو اِس سے کوئی غرض نہیں کہ آپ کے پاس کتنی مہنگی اشیاء ہیں کیوں کہ وہ آپ کی ذات میں دلچسپی رکھتے ہیں بجائے آپ کی لگژریز کے اور دنیا دکھاوے کے اِس کھیل میں آپ اپنے حقیقی دوست احباب کو نظر انداز کر رہے ہوتے ہیں

اپنی ضرورتوں پر پیسہ خرچ کرنا عقل مندی اور لوگوں کو امپریس کرنے کے لیے خرچ کرنا بیوقوفی ہے۔ اس سے بچیں۔

اصول نمبر 14 : آپ جو بھی کام کریں کوشش کریں کہ اس کا نتیجہ بہترین نکلنا چاہیے، ورنہ نہ کریں۔

اپنا کیے جانے والا کام اِس بہترین انداز سے سر انجام دیں کہ اُس سے نکلنے والا نتیجہ آپ کے اُس کام کو دیے جانےوالے وقت اور محنت کے مقابلے میں دوگنا ہونا چاہیے۔

ہم جو کام کرتے ہیں جاب یا بزنس اس میں صَرف جانے والی محنت کا صلہ جو ہمیں ماوضے کی صورت ملتا ہو وہ ہماری کی جانے والی محنت سے زیادہ ہونا ہماری کامیابی کی پہچان ہے۔

یہ اُصول آپ کو سمجھداری سے کام کرنے کا مشورہ دے رہا ہے کہ جو بھی آپ کام کرتے ہیں آیا وہ بزنس ہو یا نوکری اُس کو اس انداز سے کریں کہ کمائے جانے والے فائدے کے بعد سوچیں کہ آپ کی محنت وصول ہوگئ۔

نقصان کے کاموں میں وقت ضائع نہ کریں کہ آپ دن رات محنت تو کر رہے ہیں لیکن اُس کا نتیجہ کی جانے والی محنت کے مقابلے میں بہت معمولی ملے۔ کوئی کام شروع کرنے کے بعد کچھ ہی وقت گزرے اور آپ کو کوئی خاطر خواں منافع نہیں ہاتھ آرہا تو آپ کو چاہیے کہ اُس کام پر ہرگز اپنا قیمتی وقت برباد نہ کریں۔ بلکہ اُسے ترک کر کے کسی اور کام کے بارے میں سوچیں۔

کیوں کہ ہر گزرنے والا وقت آپ کے لیے قیمتی ہے اور یہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ آپ اُس سے قیمت کس طح وصولتے ہیں۔

ہمارے ہاں کتنے ہی ایسے افراد ہوتےہیں کہ انھیں اپنی نوکریوں میں سال ہہ سال دے دینے کے باوجود بھی چند ہزار کی تنخواہ کے علاوہ کوئی سہولت نہیں ملتی۔ انھیں اس اصول سے

رہنمائی حاصل کرنی چاہیے کہ وہ اپنی محنت اور تنخواہ کا موازنہ کریں اور اس نوکری سے move on کریں۔

اگر آپ اپنا کاروبار شروع کر رہے ہیں تو پہلے آپ کو اُس کے فوائد اور نقصانات کے حوالے سے مکمل معلومات لینی ہوں گی کہ آپ کو اس سرمایہ کاری کے نتیجے میں ملنے والا فائدہ کتنا ہوگا ۔

آپ نوکری پہ ہیں آپ کو آپ کی قابلیت کی بنا پر نوکری ملی ہو وہ آپ کو ماہانہ تنخوا تو دے گی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ کی محنت اور جستجو آپ کی آگے کی ترقی کا فیصلہ کرے گی کہ آپ اس نوکری کےلیے اپنا کتنا effort دیتے ہیں۔ پرائیویٹ نوکریوں میں آپ کو ماہانہ سیلری تو ملتی ہے لیکن آپ کی پوسٹ میں ترقی، سیلری میں اضافہ ، آپ کے کمیشنز الغرض کے سیلری کے علاوہ ملنے والی دیگر سہولیات کا دارو مدار آپ کی محنت پر ہوتا ہے کہ آپ اپنی جاب پر کتنا توجہ دیتے ہیں کہ آپ کو آپ کے مالکان آپ کی محنت کا بہترین صلہ دیں۔

محنت کا نتیجہ کامیابی کی صورت نکلتا ہے۔ انسان محنت کرتا ہے اگرچہ ناکام ہوتا ہے مگر عقل مند انسان اپنی اس ناکامی سے سیکھتا ہے ،اس ناکامی پر جمے رہنے کے بجائے آگے بڑھتا ہے۔محنت لگن اور استقامت سے ہر طرح کی کامیابی ممکن ہے۔

انتھک محنت ہی کامیابی کی اصل ضمانت ہوتی ہے۔

یاد رکھیں! آپ اپنے کام میں جتنے متوجہ اور پُر جوش ہوں گے اِس کا اثر آپ کے کیے جانے والے کام کے نتائج کی صورت آپ کو حاصل ہوگا۔

محنت کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔

آپ اپنے کاروبار یا اپنی جاب میں اپنا سو فیصد دیں اور اس طرح آپ effort کریں کہ اس محنت کے نتائج آپ کی محنت سے بھی بڑھ کر ملیں۔

اصول نمبر 15 : ہمیشہ اس بات کو دماغ میں رکھیں کہ پیسہ محنت سے آتا ہے، آسانی سے نہیں۔

آج کی اس مشینی طرز کی زندگی میں ہر کوئی پیسہ کمانے کی دوڑ میں سر پٹ بھاگ رہا ہے۔

نو سے پانچ کی نوکری ہو یا ورک فرام ہوم ، اپنا ذاتی کاروبار ہو یا کہیں انویسٹمنٹ ۔ ان تمام کاموں میں آپ کا وقت ، انتھک محنت، انرجی صرف ہوتی ہے۔

اپنے پیسے کے ساتھ ایسا برتاؤ کریں جیسے آپ نے اس کو کمانے کے لیے محنت کی ہے۔

اپنے پیسے کو احتیاط سے خرچ کریں۔

اس کو ضائع مت کریں۔

بے قصد مت اُڑائیں۔

محنت سے کمایا ہوا پیسہ ہے جس کی قدر کرنا بھی لازم ہے اسلیے خرچ کرنے میں بھی احتیاط کریں۔

خاندانی ذمہ داریوں کو نبھانا ، ریٹائرمنٹ کے بعد ارام دہ زندگی، یہ سب پیسے سے ہی ممکن ہیں۔ جب ہمارے پاس پیسہ ہو تو ہم اخراجات کی ٹینشن سےخود کو آزاد سمجھتے ہیں۔

پیسے سے انسان طاقت ور اور محفوظ محسوس کرتا ہے کیوں کہ اس کے ذریعے انسان بہت کچھ آسانی سے کر سکتا ہے ،پرسکون زندگی سے لےکر ضروریات کی تکمیل اور اِس ہی پیسے کی کمی زندگیوں میں پریشانیاں لا سکتی ہے۔

اب اگر پیسہ اتنا ہی اہم ہے تو کیوں نہ اس کا احترام بھی کیا جائے۔ احترام سے مراد کہ اس کی قدر کی جائے ، اس کو خرچ کرنے میں دیکھ بھال سے کام لیا جائے۔

جیسے ہم نے اس کو کمانے میں اپنی محنت دی ہے۔

آپ کا پیسہ آپ کے اُس کے ساتھ کیے جانے والے برتاؤ کےحساب سے ہی چلتا ہے یعنی کہ بڑھتا یا گھٹتا ہے۔

اپنے اخراجات کو لکھتے جائیں اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ جو اخراجات آپ کو بہت ضروری لگیں گے آپ ان پر ہی پیسہ خرچ کریں گے اور جو آپ غیر ضروری سمجھیں گے انھیں خود اپنی زندگی سے Cut down کر دیں گے۔

ضرورت کے علاوہ مہنگے مہنگے اخراجات سے گریز کریں۔

بچت پر خاص توجہ دیں۔

پیسے کی حفاظت کے ساتھ ہمیں اِس کی قدر کو بھی صحیح معنوں میں سمجھنا ہوگا ۔

ہم سب غیر ضروری اخراجات کے بعد خود کو ملامت کرتے ہیں کہ کاش یہ نہ کرتے۔ وقت پر درست فیصلہ کرکے ہم اس جرم (Guilt) کو ختم کر سکتے ہیں اور اُسے آنے والے کل کے لیے محفوظ کر سکتے ہیں۔

غیر ضروری اخراجات کو کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور نہایت ضروری جگھوں پر ہی پیسہ لگانا چاہیے، اپنا ماہانہ یا ہفتہ وار بجٹ لازمی تشکیل دیں۔ اور اپنی آمدنی اور اخراجات کو اُس کے حساب سے ترتیب دیں۔

آپ پیسے کے ساتھ جیسا برتاؤ کرتے ہیں۔

یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ آپ کو اپنا کتنا احساس ہے کہ آپ اپنی محنت کی کس طح قدر کرتے ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ آپ کے پاس موجود پیسہ آپ ہمیشہ درست جگہ پر ہی خرچ کریں گے یعنی کہ آپ ایک منظم شخصیت ہیں اور آپ کتنی محنت سے پیسے کماتے ہیں ، آپ کی جانب سے پیسے کے استعمال کی درستگی ہی آج اور آنے والے کل آپ کی زندگی کی خوشیوں کا ضامن بنے گی۔

Never work for the same dollar twice : اصول نمبر 16

آپ اپنی جاب سے جو آمدن کما رہے ہیں ایک طرف سے کما کر دوسری طرف وہ ہی آمدن اخراجات کی مد میں ختم ہوتی جارہی ہے اس سے آپ کا فائدہ بہت کم اور پریشانیکے اسباب زیادہ ہیں۔

اپنی ملنے والی آمدنی ڈائیرکٹ اخراجات میں خرچ نہ کریں بلکہ آپ جو کما رہے ہیں اُس پیسے کو صرف کما کر ختم کر دینے سے زیادہ اچھا آپشن بتایا جا رہا ہے۔

اس اصول میں آپ کو ایک محفوظ اور کامیاب طریقے کے بارے میں متوجہ کیا جاہا ہے اور زیادہ منافع کا طریقہ سکھایاجا رہا ہے کہ ایک ہی محدود اور قابلِ استعمال آمدنی کے وسائل کو ایک سے زیادہ بار بھی استعمال کس طرح کیا جاسکتا ہے۔

Passive income کے ذریعے، یعنی کہ آپ اپنا کمایا ہوا پیسہ کہیں پر انویسٹ کریں اوراُس انویسٹمنٹ سے منافع کمائیں اور اُس سے اپنے اخراجات اٹھائیں یہ آپ کے لیے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگا۔

Passive income سے مراد ہے غیر متحرک آمدنی یا وہ آمدنی جو کہ جسمانی مشقت یا آپ کا وقت اور محنت صرف ہوئے بنا کمائی جائے۔

غیر متحرک آمدنی آپ کو اضافی کیش فلو پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

چاہے آپ ایک طرف کسی نوکری یا کاروبار سے منسلک رہیں دوسری طرف آنے والی اس ماہانہ آمدنی سے آپ passive income کے ذریعے مزید پیسہ کمائیں خاص طور پر اِن معاشی حالات میں جب زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کا رجحان زور پکڑ چُکا ہے اور وقت کی ضرورت بھی بن چُکا ہے۔

اس طریقے سے آپ اپنی اچھے وقتوں میں آنے والی دولت کو محفوظ کر سکتے ہیں اور اُس سے مزید کما سکتے ہیں اور مشکل وقت سے نمٹنے کو بھی تیار رہ سکتے ہیں کہ اگرچہ آپ اچانک بیروزگار ہوجاتے ہیں یا کسی قسم کی دوسری پریشانی آتی ہے تو آپ کے پاس نوکری کے علاوہ ایک دوسرا ذریعۂ آمدن موجود ہوگا۔

ایک نوکری کے ساتھ ساتھ Passive income سے آپ مالی طور پر مستحکم رہیں گے اگر آپ اس طریقے پہ ایک ٹھوس ذریعۂ آمدنی پیدا کرلیں گے ۔

غیر متحرک آمدنی آپ کو اپنے اخراجات کے حوالے سے تحفظ فراہم کرتی رہے گی۔

اگر آپ بچت کرنے کے حوالے سے فکر مند ہیں کہ ریٹائرمنٹ کے بعد کیسے گزارا کریں گے تو اس حکمتِ عملی کے ذریعے آپ اپنا مستقبل محفوظ بنا سکتے ہیں۔

Passive income کے طریقوں میں رینٹل پراپرٹی ، شراکت داری پر کاروبار ، Rent a car ، ایسا بزنس جس میں صرف آپ کا مال ملوث ہو آپ کو بذات خود شامل نہ ہونا پڑے، فوڈ اسٹالز مختلف افراد یا برینڈز کو سیٹ کر کے دینا ، اپنی گاڑی پہ اشتارات چھپوانا، یوٹیوب چینل یا بلاگ بنانا ، آنلائن کورسز بنانا اور انھیں بیچنا، پلے اسٹور پہApp بنانا اور انھیں بینچنا، اسٹاک مارکیٹ میں پیسہ لگانا شامل ہیں۔

یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اپنی روٹین کی جاب یا کام کے ساتھ کس دوسرے ذریعہ آمدنی کا انتخاب کر کے اپنی آمدنی کے ذرائع وسیع کرتے ہیں اور اپنا آج اور کل دنوں کیسے محفوظ بناتے ہیں۔

اصول نمبر 17 : حساب کتاب لازمی رکھیں ، ماہانہ بجٹ ضرور بنائیں۔

بجٹ بنانے کی اہمیت ایک مالیاتی سبق ہے جس پر زور دینا آپ کے خاندان کے مالی تحفظ کا ضامن ہے۔آپ اخراجات اور آمدنی کے حساب کتاب کی پریشانی سے نجات چاہتے ہیں تو اس کا جواب ہے بجٹ بنائیں اور اس کی پیروی کریں ۔

پیسہ کئ افراد کے لیے ٹینشن ، ڈپریشن، بےخوابی اور پریشانی کی ایک بہت بڑی وجہ ہے۔ یہاں پیسے سے مراد اخراجات سے بھی لیا جا سکتا ہے۔

پیسہ ہمارے لیے تب مسئلہ بنتا ہے جب ہم اپنی خواہشات کو اپنی آمدنی سے

بڑھا لیتے ہیں۔ کسی کے لیے اچھا کھانا ، ترجیح ہے کسی کے لیے جدید سیل فون کسی کو برینڈز کا craze ہے تو کسی کا سیر و تفریح سے مزہ دوبالا ہوتا ہے۔

ہم کو اپنے اخراجات اپنی آمدن کےحساب سے چلانے چاہیے۔

مالی پریشان میں مبتلا ہیں تو اس سے کیسے نمٹا جائے؟

اگر ہم اس کو لے کر تذبذب کا شکار ہیں تو ہمیں چاہیے کہ اس کا ایک آسان حل ہے بجٹ کی تشکیل دینا اور اس کو manage رکھنا۔

آپ کے پاس ماہانہ ایک لگا بندھا Amount آتا ہے آپ نے اس ہی میں سے اپنی رہائش، فوڈ ، میڈیکل سیر و تفریح یا آؤٹنگ ان تمام کو manage کرنا ہے۔

آپ نے اپنی آمدن میں سے ضروریاتِ زندگی کے ساتھ ساتھ خواہشات کی تکمیل بھی کرنی ہے اور کچھ بچت بھی کرنی ہے۔

آپ کو چاہیے کہ اس بجٹ کا استعمال کرکے اپنی آمدنی کےمطابق اپنے تمام تر اخراجات کو تقسیم کریں۔

غیر ضروری اخراجات کو اپنی بجٹ لسٹ سے مٹا دیا کریں۔

اپنی ماہانہ آمدنی کا حساب کتاب کیجیے۔

بجٹ بنانے کا طریقہ منتخب کریں۔

اب آپ کے اخراجات اور آمدنی آپ کی نظروں کے سامنے موجود ہے۔

اپنی تنخواہ آپ ان تمام کےمطابق تقسیم کریں۔ ضروری اخراجات اور ان پر لگنے والی لاگت پر جتنا فیصد آپ سمجھتے ہیں وہ نوٹ کرلیں۔ اگر قرض دار ہیں تواس کی تفصیلات اور واجبات کا بھی مکمل حساب بجٹ میں لکھئیے۔

کچھ بچت پر دھیان لازمی دیجیے تاکہ مسقبل کے لیے بھی لائحہ عمل تیار رہے۔

ہماری آمدنی خواہشات، ضروریات اور ترجیحات میں بدلتے وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلی آتی رہتی ہے اس لیے اپنے بجٹ کو بھی باقاعدگی سے ان تبدیلیوں کے حساب سے Maintain کیجیے۔

اگر آپ زندگی میں اپنے حدف تک رسائی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپکو بجٹ سازی کے اِس منصوبے پر خاص توجہ مرکوز کرنی ہوگی۔

آپ نے اپنے آج کے ساتھ آنے والے کل کے معاملات سے نمٹنے کو بھی تیار رہنا ہے۔

حکمتِ عملی اپنائیں ، پیسے کا حساب رکھیں فضول خرچی سے گیز کریم عقلمندی سے چلنے میں ہی آپ کا فائدہ ہے۔

لہذا بجٹ لازمی بنائیں اور اُس پر عمل کریں۔

بجٹ مالی استحکام پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ، ہر وقت اپنے بلوں کی ادائیگی ایمرجنسی کےلیے فنڈز، اخراجات کا تعین اور کسی خاص منصوبے پر عمل

گاڑی یا گھر جیس بڑے اخراجات کے لیے بچت کو آسان بناتا ہے۔

اصول نمبر 18: آمدن کا حساب رکھنے سے زیادہ ضروری ہے کہ خرچوں کا مکمل حساب رکھیں۔

آپ اپنے کام سے جتنا بھی کما رہےہیں آپ کو اُس آمدن کا ٹوٹل لازمی معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کے پاس کتنا پیسہ آرہا ہے ، کس کس سرمایے سے کتنا فائدہ آپ کو مل رہا ہے۔ اور آپ کی آمدن میں سے جو آپ اخراجات کر رہے ہیں اُس ٹوٹل کا بھی مکمل حساب کتاب آپ کے پاس درج ہونا چاہیے ۔

اگر آپ تنخواہ دار ملازم ہیں یا بزنس مین دونوں صورتوں میں آپ کو اپنی آمدنی کے اعداد و شمار کے بارے میں آگاہی لازمی ہے۔

آپ ایک بزنس مین ہیں، اگر آپ اپنے Finances کی تفصیلات کی فہرست تشکیل نہیں دیں گے اور اپنے اعداد کے بارے میں آگاہ نہیں ہوں گے تو یہ ممکن ہے کہ آپ اس بزنس میں کامیاب نہیں ہوسکیں۔

بہت سے بزنس مالکان اپنی Financial statments اور بیلنس شیٹس کے بارے میں باخبر نہیں ہوتے

اور نہ انھیں ماہانہ دِکھائی جانے والی رپوٹس کو سمجھنا آتا ہے جس کے نتیجے میں وہ یہ نہیں بتا سکتے کہ آیا اُن کا کاروبار منافع بخش چل رہا ہے یا نقصان میں۔

آپ کو اپنے کاوبار کی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے ہر فنانس کی تمام تر تفصیلات اور رپوٹس کو سمجھنا اور اُسے up to date رکھنا ہوگا۔ آپ کے پاس کتنا پیسہ آرہا ہے اور کتنا آپ لگا رہے ہیں ان تمام کے Numbers آپ کو لازمی معلوم ہونے چاہیں۔

اکاؤنٹس کی مکمل جانچ پڑتال رکھنی ہوگی، کی جانے والی چھوٹی سے چھوٹی ٹرانسزیکشنز کا بھی مکمل حساب کتاب درج کرکے رکھیں۔

financial statements آپ کو آپ کی کاروباری کارکردگی اور کاروبار کی حالت کے بارے میں مکمل آگاہ رکھتی ہیں۔نفع اور نقصان پر آپ کی نظر رہتی ہے ، آپ کی پراڈکٹ کی خرید و فروخت کی مد میں لگنے والی رقوم، تاریخوں کا مکمل ریکارڈ، کیش فلو ، پیسے کے اُتارچڑھاؤ ، کیش کی آمد اور اخراج، آفس expenses کی پیمائش ، اثاثے اور واجبات اور مالکان

کے اخراجات کے تمام تر ریکارڈز آپ کےپاس آپ کے کاروبار کےشروع دن سے یہ تمام تفصیلات محوظ رکھتی ہے۔

اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ آپ کی اپنے کاروبار پہ مکمل نظر رہتی ہے۔ اگر آپ یہ حساب کتاب نہیں رکھتے تو آپ ایک اچھا بزنس چلانے میں ناکام رہیں گے۔

کچھ اور اہم نمبرز جن پر آپ کو گھری نظر رکھنی ہوتی ہے وہ ہیں آپ کی آمدنی اور

Contribution Margin، آپ کا کاروبار کتنا ریونیو پیدا کر رہا ہے ، پراڈکٹ اور دیگر سامان کی قیمت اور ڈائیرکٹ لیبر یہ تمام عام طور پر آپ کی آمدنی پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہیں۔

اگر آپ ایسا نہیں کر رہے تو ہوسکتا ہے کہ آپ غلط معلومات کی بنیاد پر درست کاروباری فیصلے نہ کر رہے ہوں۔

اس لیے اپنے نمبروں کی اور کُل لاگت سے مطلع رہنا نہایت اہم ہے۔

کیونکہ کہا جاتا ہے کہ

"If you don't know your numbers, then you don't know your Biusiness".

یعنی " اگر آپ کو اپنے حساب کتاب کا علم نہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کو اپنے کاروبار کر علم نہیں۔"

بڑے اخراجات کے ساتھ ساتھ چھوٹے اخراجات کا بھی حساب ڈائری میں نوٹ کر کے رکھیں۔ آپ شاپنگ کر رہے ہیں یا ہوٹلنگ پر خرچ کر رہے ہیں اس سب کا بھی حساب آپ کے پاس درج ہونا چاہیے تاکہ اہم اور فضول نوعیت کے اخراجات بھی آپ کے علم میں رہیں۔

اصول نمبر 19: جو ہمیں دیکھنے اور سننے میں بہت اچھا لگ رہا ہوتا ہے ضروری نہیں ہوتا کہ وہ واقع میں اچھا ہو۔

اکثر ہم اشتہارات دیکھتے ہیں جن کے بنائے جانے پر لاکھوں کروڑوں کی مالیت آتی ہے لیکن مشہوری کی ان Techniques کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا نتیجہ ظاہر کے برعکس ہوتا ہے۔

اشتہارات سے متاثر ہو کر جب ہم اُن اشیاء پر پیسے خرچ کرتےہیں اور انھیں استعمال کرتے ہیں کبھی کبھی مایوسی کا سامنا کرنا پڑجاتا ہے۔ اکثر آن لائن شاپنگ میں اور حقیقت میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے اسکرین پر پراڈکٹ کو بہت پر کشش ، بڑے سائز کا ، مضبوط اور پائیدار دکھایا جاتا ہے۔ لیکن جب ہم پیکٹ کھولتے ہیں تو حقیقت کچھ اور ہی نکلتی ہے ۔

آج کل مارکیٹنگ کے نام پر بہت زیادہ جھوٹ کا استعمال کیا جا رہا ہے۔

جیسے کے دکھایا جانے والا پیپر ورک دیکھنے میں بہت پر اعتماد لگتا ہے جو ہمیں دیانتداری سے راغب کرتا ہے۔ لیکن اکثر حقیقت میں وہ مایوس کن ثابت ہوتا ہے۔

اکثر بہ ظاہر نظر آنے والی چمک دھوکے پر مبنی ہوتی ہے۔ اور بہت معمولی دکھائی دینے والی چیزیں کارآمد نکلتی ہیں۔

ہم خریداری کرنے مارکیٹ جاتےہیں وہاں موجود پر کشش پراڈکٹس بہ ظاہر دیکھنےمیں اجلی چمکتی نظر آتی ہیں اور ہم اِس چمک میں الجھ کر رہ جاتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ان کو خریدیں اور اٹھا کر بس اپنے گھر لے جائیں۔

ہمیں ان کے معیار اور افادیت کو جانچنا زیادہ ضروری ہے کہ اس کی پائیداری کی کیا صورتِ حال ہے، لائف ٹائم گارنٹی کتنی دی جارہی ہے وغیر وغیرہ۔

ورنہ ایسا ہوتا ہے کہ جب ہم ظاہر سے متاثر ہوکر عُجلت میں خریداری کرلیتے ہیں اور جب اُس پراڈکٹ کا استعمال شروع کرتے ہیں تو ہم مایوس ہوجاتے ہیں کیوں کہ استعمال کے بعد ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ مارکیٹ میں رکھی یہ شے جس طرح کی بہ ظاہر نظر آرہی تھی حقیقت میں یہ اُس معیار سے بہت کم ہے۔

یہ ہی فامولہ ملازمت اور کاروباری معاملات اور زندگی کے اکثر معالات میں بھی اپلائی کرنا چاہیے کہ ظاہر پر بروسہ کرنے سےپہلے اچھی طرح جانچ پڑتال سے کام لیں۔

رقم کے معاملے میں مکمل معلومات اور چھان پھٹک کرنے کے بعد ہی کوئی فیصلہ لیں کہ آپ نے کیا خریدنا ہے یا کس سرمایے میں پیسہ لگانا ہے وغیرہ۔

کیوں کہ اکثر افراد دھوکے کا کاروبار کررہے ہوتے ہیں، جس وجہ سے سادہ لوح انسان اُن کے دھوکے میں با آسانی آجاتے ہیں۔ کوئی کتنی ہی آپ کو ہر طرح سے مکمل تصویر دکھائے اپنی جانب سے مکمل جانچ آپ نے لازمی کرنی ہے۔

یہ ایک وارننگ ہے ہر اس شخص کے لیے جو ظاہری چمک دمک سے متاثر ہوتا ہے اور چیز کی اصل قدر کا تجزیہ کرنے کے بجائے جلد بازی میں فیصلہ کر لیتا ہے۔

یہاں بات ہورہی ہے پیسہ بچانے کی ، سرمایہ ماری کی یا نوکری کی ۔

اس لیے اس اصول میں یہ سمجھایاجارہا ہے کہ اپ کسی پر با آسانی بھروسہ نہ کریں، بہ ظاہر نظر آنے والی چمک دمک سے متاثر نہ ہوں۔

اور اپنے پیسےکےمعاملے میں بروسہ کرنے سے پہلے کچھ وقت لیں سوچیں سمجھیں پھر ہی حتمی فیصلےتک پہنچیں۔

اصول نمبر 20: اپنے آپ کو سکھائیں کہ ٹیکسز کیسے کام کرتے ہیں، اور اس کے مطابق کام کریں۔

ٹیکس ادا کرنا ایک شہری کا فرض ہے اور یہ قانون کا تقاضہ بھی ہے اگر کوئی شہری ٹیکس ادا نہیں کرتا تو حکومت کی طرف سے ٹیکس اکھٹا کرنے کا نگراں ادارہ آپ کو نوٹس بھیجے گا اور آپ کے خلاف قانونی کاروائی کا حق بھی رکھتا ہے۔

مختلف انڈسٹریز پر علیحدہ علیحدہ ٹیکسز لاگو ہوتے ہیں۔جیسےکہ ہسپتالوں پر الگ، آئی ٹی انڈسٹری پر الگ، وکلاء پر الگ ، ڈاکٹرز پر الگ۔ بزنس مین وغیرہ

ہم سمجھتے ہیں کہ ٹیکس ادا کرنے سے صرف ہمارے پاس سے پیسہ نکل کر حکومت کو جا رہا ہے جو بظاہر ہمیں ہمارا نقصان لگتا ہے لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ کچھ جگھوں پر ٹیکس دے کر ہمیں فائدہ حاصل ہو رہا ہوتا ہے۔

تو آپ کو وہاں پر ٹیکس ریٹرن لازمی دینا چاہیے تاکہ آپ کو وہاں سے فائدہ حاصل ہو۔

جیسے کہ مثال کے طور پر بجلی کےبل میں رجسٹرڈ پراپرٹی پر پہلے سے ٹیکس دینے والا 3000 ٹیکس دےگا۔ اور نان فائلر 6 ہزار روپے دے گا۔ تو اس طرح اکثر انڈسٹریز میں ہم ٹیکس ادا کر کے اپنے لیے ہی کوئی نہ کوئی بہتری کا ذریعہ پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔

ہم روزمرہ مختلف اقسام کے ٹیکس حکومت کو ادا کر رہے ہوتے ہیں۔

جب ہم کسی اسٹور سے چیزیں خریدتے ہیں ہم ان تمام اشیاء پر سیلز ٹیکس ادا کرتے ہیں جو کہ ایک فیصد ہوتا ہے یہ ٹیکس اسٹور وصول کرتا ہے اور آگے حکومتی خزانے تک پہنچاتا ہے۔

جو بھی زمینی جائیداد کا مالک ہوتا ہے وہ اپنی جائیداد کی قیمت کے حساب سے پراپرٹی ٹیکس ادا کرتا ہے۔

ہم میں سے نوکری پیشہ افراد ماہانہ کام کرکے جو تنخواہ لیتے ہیں اس تنخواہ پر بھی ہم کچھ فیصد ٹیکس دیتے ہیں جو کہ ہماری کمپنی ہمیں دیے بنا ڈائریکٹ حکومت کو اداکرتی ہے۔

الغرض ایک سوئی سے لے کر گاڑی تک خریدی جانےوالی ہر شے پر شہری کچھ نہ کچھ فیصد ٹیکس حکومت کو ادا کرتے ہیں۔

حکومت کے ان گنت مختلف نوعیت کے اِدارے ہیں جو کہ ملکی معاملات چلانے میں اپنا اپنا کردار ادا کرتے ہیں جو کہ عوام کے ٹیکس کے پیسوں پر چلتے ہیں۔

سرکاری ملامین کی تنخواہوں کی ادائیگی کے ساتھ پولیس، فائر بریگیڈ ،سول ڈیفینس ادارے ۔قانون ساز ادارہ جو قانون تشکیل دیتے ہیں۔ سول بیروکریسی ، ایگزیکٹوز جو قانون کا نفاذ کرتے ہیں۔ ان سرکاری ملازمین کو اپنا کام سر انجام دینے کے لیے حکومتی خزانے میں سے فنڈز ملتے ہیں ۔

اس کے علاوہ حکومت کی زیرِ سر پرستی میں چلنے والے تعلیمی ادارے اسکولز کالجز یونیورسٹیاں ان میں کام کرنے والےافراد اساتذہ سے لے کر کلرک تک حکومتی فنڈز پر چلائے جاتے ہیں۔

ہم اپنےشہر میں جن سڑکوں پر سفر کرتے ہیں ان کی مرمت سے لے کر تمام ترقیاتی کام ان پیسوں سے محفوظ اور برقرار رکھا جاتا ہے۔

پبلک لائیبریریاں ، پارکس کو حکومت فنڈز دیتی ہے۔ان ٹیکسوں کا استعمال مختلف نوعیت کے حکومتی پروگراموں میں بھی کیاجاتا ہے جن میں غریبوں اور ضروت مندوں کی امداد ان کی تعلیم اور علاج کے لیے گورنمنٹ کے ہسپتال ٹیسٹ لیبارٹریز وغیرہ بھی شامل ہیں۔

کاروباری افراد جو کہ بڑی نویت کی کمپنوں کے مالکان ہیں سالانہ بڑی مقدار میں ٹیکس جمع کرواتے ہیں۔ جن کو حکومت ان تمام اداروں پر استعمال کرتی ہے۔

یہ حساب کتاب کرنے کے لیے مختلف ٹیکس ایڈوائیزر ہوتے ہیں جو آپ کےٹیکس ادا کرنے کے معاملات کو ہینڈل کرتے ہیں۔

ہر وقت ٹیکس کی ادائیگی کرنے والے شہریوں کو حکومتِ پاکستان کی طرف سے جسٹرڈ کیا جاتا ہے اور انھیں NT N نمبر الاٹ کیا جاتا ہے ۔

حکومت کی جانب سے رجسٹرڈ ٹیکس ادا کرنے والے افراد کو نان فائلرز کے مقابلے میں ٹیکسز پر خصوصی رعایت دی جاتی ہے بلوں میں ڈسکاؤنٹ ملتا ہے، بینک کی فیس میں ڈسکاؤنٹ ملتا ہے لون وغیرہ آسابی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

جبکہ جو شخص ٹیکس رجسٹرڈ نا ہو اسے 100 فیصد ٹیکس بھرنا پڑتا ہے۔

ہمارے ٹیکس ادا کرنے سے حکومت ملک کی بہتری کے لیے کئی معاملات بیک وقت چلا رہی ہوتی ہے لہذا ہمیں ذمہ دار شہری ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے ٹیکسوں کی بروقت ادائیگی کو یقینی بنانا ہے۔

اصول نمبر 21 : کبھی بھی صرف ایک کمائی کہ ذریعہ پر منحصر نہ رہیں بلکہ نئے ذرائع تلاش کرتے رہیں۔

عقل مند بنیں اور صرف ایک ذرائع آمدنی پر خود کو محدود کرنے سے اجتناب کریں۔

ہمیں معاشرے میں بڑھتی بے روزگاری دیکھ کر یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ ایک نوکری پر اکتفا کرنا کس قدر خطرناک ثابت ہوسکتا ہے؟

بہت سے امیر کبیر مشہور افراد اپنے ذاتی تجربوں کی بنیاد پر یہ بات کہتے آئے ہیں کہ کبھی بھی ایک آمدنی پر بھروسہ نہ کریں۔

بہت سے لوگوں کو اس حوالے سے یہ غلط فہمی ہوجاتی ہے کہ ایک سے زیادہ ذرائع آمدن کی وجہ سے انھیں ایک سے زیادہ پروفیشنز اپنانے پڑیں گے اور کئی ہنر سیکھنے پڑیں گے اور اس سب میں انھیں ضروت سے زیادہ وقت دینا پڑے گا، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

آپ اپنی موجودہ ملازمت پہ رہتے ہوئے بھی اس اصول پر عمل در آمد کرسکتے ہیں ہاں اُس کے لیے آپ کو مزید تیز ، متحرک لچکدار ہونا پڑے گا اور مضبوط حکمتِ عملی اپنانی ہوگی۔

آجکل اپنی جاب یا ایک بزنس کے ساتھ ساتھ بہت سے لوگ یوٹیوب پر ویڈیوز یا Vlogs کے ذریعے، کانٹینٹ رائٹینگ ، گرافکس ڈیزائننگ سوشل میڈیا اور مختلف ویب سائٹس کےذریعے پیسے کما رہے ہیں۔

آپ اپنا کچھ وقت لگا کر یہ تمام کام آن لائن ہی سیکھ سکتے ہیں اس کے لیے ہرگز ضروی نہیں کہ آپ کوئی انسٹیٹیوٹ جوائن کریں بلکہ یہ تمام کام آپ آن لائن سیکھ سکتے ہیں۔

آمدنی کے ایک سے ذائد ذرائع رکھنا کسی لگژری اور شاہانہ زندگی کی بات نہیں بلکہ یہ اب وقت کا تقاضہ اور ضرورت ہے۔

آپ کا اپنی مالی طاقت کو بڑھانے کے لیے اٹھایا جانے والا پہلا قدم آپ کی آمدنی کی طاقت کو بڑھاتا ہے۔

Follow for more :
/Malik Mehran Nandla

گزرے زمانے کا یہ رواج تھا کہ ساری عمر ایک نوکری پر گزارا کر کے ریٹائرمنٹ کے بعد ملنے والی پینشن پر اکتفا کر کے تمام زندگی گزار دی۔ اب آج کے اس مشینی دور میں یہ پرانا فارمولا سو فیصد فیل ثابت ہوچکا ہے۔

اگر آپ بھی یہ ہی طرزِ زندگی اپناتے ہیں تو یہ آپ کو مشکل مالی صورتِ حال، تھکا دینے والی زندگی ، ریٹائرمنٹ سے پہلے طویل کام اور اکثر صورتوں میں مالی خسارے کے سوا کچھ نہیں دے گا اور گھر والے بھی افسردہ کہ ان کے اخراجات اور خواہشات پورے کرنے سے آپ قاصر ہیں۔

اب وقت بدل چُکا ہے۔ آج معیشیت کی موجودہ صورتِ حال میں یہ نقطہِ نظر فطری طور پر ناقص ہے۔

مختلف تجزیوں نے ثابت کیا ہے کہ وہ گھرانے جو کہ مکمل طور پر ایک ذرائع آمدن پہ گزارا کرتے ہیں وہ شدید قسم کی غربت کا شکار ہیں۔ اور یہ لائف اسٹائل پریشانی کے سوا کچھ نہیں دیتا۔ انسان معاشی مسائل میں الجھا رہتا ہے۔

اس صدی میں آمدنی کے ایک سے ذائد ذریعے اور اُن کے طریقے ہمارےچاروں اطراف موجود ہیں۔ ہم آج پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ آگاہ اور با خبر ہیں، ہمارے پاس کہیں زیادہ معلومات اور نِت نئے لوگوں سے ملنے کے مواقع موجود ہیں۔ موبائل ، لیپ ٹاپ اور اسمارٹ ٹیبلیٹس کے ذریعے آپ گھر پر رہ کر کسی بھی من پسند کام کا انتخاب کر کے اپنی آمدنی کو بڑھا سکتےہیں۔

آپ کو 2022 میں خود کو متحرک کرنا ہوگا اور ان طریقوں پر عمل کر کے خود کو معاشی پریشانی اور اخراجات کی فکروں سے آزاد کرنا ہوگا۔

معاشرے میں کامیاب انسان بن کر رہیں۔

آپ جتنے زیادہ آمدنی کے سلسلے بنائیں گے آپکی مالی حالت اُتنی ہی مستحکم ہوگی۔

اصول نمبر 22: اپنا وقت پیسہ کمانے میں صرف کریں، یہاں تک کہ آپ پیسے سے وقت خرید سکیں۔

اس اصول میں یہ سمجھایا جارہا ہے کہ مستقبل کی فکر آپ آج کیسےکر سکتے ہیں۔ آج آپ جوان ہیں آپ میں ہمت ہےانرجی ہے آپ آج اپنا زیادہ سے زیادہ وقت پیسہ کمانے پر خرچ کریں گے تو آنے والے کل میں آپ کے پاس اتنا پیسہ ہوسکتا ہے کہ آپ وقت کو خرید سکیں۔

پیسہ سب کے لیے سہولت اور خوشی کا باعث ہے جس کے ذریعے انسان کچھ بھی خرید سکتا ہے۔

بہترین چھٹیاں ہوں یا آرام دہ زندگی بہترین گاڑی ہو یا شاندار گھر جدید ماڈل کا اسمارٹ فون ہو یا بچوں کا شہر کے بہترین تعلیمی اداروں میں داخلہ۔ تمام خواہشات کی تکمیل پیسے سے ہی ممکن ہے۔

آج کی انتھک محنت آپ کے آنے والے کل کی پرسکون زندگی کی ضامن ہے۔

یہ تب ممکن ہے جب آپ پیسے کمانےکے ساتھ انھیں جوڑنے کے بارے میں بھی کوئی تدبیر کرتے ہیں صرف کما لیا اور لاپرواہی سے خرچ کردیا۔ یہ آسان بھی ہے اور نقصان دہ بھی۔

ایسا ہرگز نہ کریں ۔

آپ کو زیادہ آمدنی پیدا کرنے والی سرگرمیوں میں اپنا آج کا یہ قیمتی وقت لازمی صَرف کرنا ہوگا۔

جب آپ محنت کر کے پیسہ کما سکتے ہیں تو آپ اسے لازمی بچا بھی سکتے ہیں۔

پیسہ بچانا شروع کرنا ہے تو سب سے پہلے آپ کو اپنے اخراجات کے بارے میں مکمل معلومات جاننی ہوں گی۔ اُس کے بعد آپ اپنی آنے والی آمدنی کا حساب کریں۔ اخراجات پر نظر رکھنے کے لیے ہر چھوٹے بڑے خرچے یعنی گھریو اشیا سے لے کر ، ماہانہ بلوں کا حساب ، لین دین کا حساب غرض ہر نقدی معاملے کا مکمل ریکارڈ Maintain کرنا ہوگا۔ اس سے آپ کے سامنے ضروری اور غیر ضروری اخراجات بھی آجائیں گے، جن پر آپ آسانی سے کنٹرول کر سکیں گے کہ کیا نہایت اہم ہے اور کونسا غیر اہم۔

آپ اپنی آمدنی اور تمام تر اخراجات کے حوالے سے پیپر ورک کر چکے ہیں تو اب آپ کو اپنا بجٹ تشکیل دینا ہوگا۔ کہ آپ نے کس خرچے کی مد میں کتنا پیسہ خرچ کرنا ہے۔

آپ کا بجٹ ظاہر کرے گا کہ آپ کے اخراجات آپ کی آمدنی کے مقابلے میں کیا ہیں تاکہ آپ اپنےاخراجات کی منصوبہ بندی کرسکیں ۔

اگر آپ حسبِ منشإ savings نہیں کر پا رہے تو اب وقت آگیا ہے کہ آپ فضول اخراجات کو محدود کر لیں۔

اپنی آمدن میں اپنے تمام اخراجات کو اس طرح سے بیلنس کریں کہ آپ 15 سے 20 فیصد لازمی بچائیں۔

پوری قیمت کے بجائے آپ سیل ریٹ پر بھی خریداری کر کے بچت کر سکتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ سب سے بہترین بچت فضول خرچ نہ کرنے سے ہی ممکن ہوتی ہے۔

آج کا دیا ہوا یہ آپ کا قیمتی وقت کل آپ کو دگنی قیمت میں واپس ملے گا۔

یاد رکھیں کہ آج کی بچت ہی آپ کو کل کی پریشانیوں سے بچا سکتی ہے۔

لہذا آپ اپنی آمدنی میں سے پیسہ بچائیں اور اس پیسے سے سرمایہ کاری کریں تاکہ آپ ہمیشہ پرسکون زندگی گزار سکیں۔

Join Our Facebook Group

We have a Facebook group dedicated to discussions and tips related to entrepreneurship & starting online businesses. Join us there for some fruitful discussions.

[Click here to Join the group!]

یہ کتاب اس ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے۔

https://nandla.vozax.com

ختم شد۔